URDU
U.G-SEM-03, CC-7

29/4/20

اختر اورینوی کی افسانہ نگاری /
اختر اورینوی بہ حیثیت افسانہ نگار

اختر اورینوی کا اصل نام سید اختر احمد تھا وہ مونگیر ضلع کے اورین گاؤں کے رہنے والے تھے۔ ان کی تعلیم انٹرنک سائنس سے ہوئی وہ انٹرمیڈیٹ پاس کرنے کے بعد میڈیکل کالج میں داخلہ لیا۔ تعلیم کے دوران ہی وہ ٹی دق (ٹی بی) کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور وہاں سے تعلیم منقطع ہو گیا۔ صحت یاب ہونے کے بعد پھر سے آرٹس میں تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ اردو سے ایم اے (M.A) کرنے کے بعد پٹنہ میں اردو کے لکچرر مقرر ہوئے۔

اختر اورینوی عہد حاضر کے افسانہ نگاروں میں ان کا شمار ہے۔ انھوں نے شاعری کی، تنقیدی مضامین بھی لکھے، ناول اور ناٹک بھی تخلیق کیے لیکن ان کی شہرت افسانہ نگاری میں ہوئی۔

اختر اورینوی کا تعلق بہار کے گاؤں سے تھا اس لیے انھوں نے اپنے افسانوں کا موضوع بہار کے دیہات کی زندگی کو بنایا۔ لیکن شہری زندگی کو بھی فراموش نہیں کیا اسے بھی اپنے افسانوں میں جگہ دی۔ متوسط طبقے کے گھرانوں سے انھیں اچھی واقفیت تھی اس سے افسانہ نگاری میں پوری طرح فائدہ اٹھائے ہیں۔ وہ علم نفسیات میں بھی درک رکھتے ہیں اور کرداروں کی ذہنی زندگی کو بڑی چابکدستی سے پیش کرتے ہیں۔ اختر اورینوی کے بارے میں پروفیسر احتشام حسین لکھتے ہیں۔

"ان کی کہانیوں میں سماجی شعور قلبی احساسات کی راہ سے داخل ہوتا ہے اس لیے وہ ان مصنفوں میں گنے جاتے ہیں جو زندگی کی مصوری میں نفسیات سے کام لیتے ہیں۔"

ان کی کہانیوں کا مجموعہ "منظر و پس منظر" "کھول کھلیان" "انارکلی" "کلیاں اور کانٹے" "کچلیاں" اور "بال جبریل" وغیرہ ہیں۔

x—x

Scanned with CamScanner